بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلوی ہی محدث بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے گستاخ ہیں۔۔۔

بریلوی مولوی کے دجل وفریب کا پردہ چاک

""

بریلوی مولوی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے گستاخ

مشہور رضاخانی مولوی اور مناظر نظام الدین ملتانی اپنے فتاوی میں کہتا ہے کہ

امام بخاری صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا (معاذ اللہ)

امام بخاری نے تو صحابہ کرام رسول علیہ السلام کی سخت توہین کی۔ (فتاوی انوار شریعت، ج ا،ص ۵۰۲)

اور قارئین کرام یہ کون نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والا کافر گویا رضاخانیوں کے نزدیک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کافر تھے۔۔معاذ اللہ۔۔۔اسی طرح آگے لکھتا ہے کہ:

اب دیکھئے کہ بخاری کی متعدد جگہوں میں رسول مقبول ﷺ کی شان میں لفظ رسول اللہ ﷺ نہ کہا بلکہ بجائے اس کے لفظ رجل کا جو کہ عوام الناس کے حق میں بولا جاتا ہے کس کشادہ پیشانی سے بے دھڑک استعمال کیا گیا ہے کہ جو ہر حال میں سخت افسوس کے قابل ہے۔ (فتاوی انوار شریعت،ص ۵۰۳، ج ا)

مزید آگے ایک صحیح حدیث کا انکار کرتے ہوئے اور اس میں نبی کریم ﷺ کی توہین کا پہلو نکالتے ہوئے کہتا ہے کہ:

یہ حدیث کئی وجہ سے خلاف عقل کے ہے کیونکہ یہ شان امامات واخلاق بلوی کے بالکل خلاف ہے کہ ایک ایسے شان والا نبی لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے اور بعد کے باتیں کرے اور اس بات کا خیال بھی نہ کرے کہ پاؤں پر قطرات پڑیں گے اور لوگ کیاں کہیں گے۔ (فتاوی انوار شریعت، ج ا،ص ۵۰۵)

آخر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے بغض اور ریز اری کا اظہار ان الفاظ میں کھل کر کرتا ہے کہ:

کیا یہ باتیں بخاری کی قابل تسلیم ولائق تعمیل ومطابق قرآن مجید واقوال جمہور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ہیں ہرگز نہیں اگر ہیں تو جواب دیں ورنہ تم بخاری وغیرہ کتب حدیث صحاح ستہ کو ضائع کردو تا کہ غیر مذاہب ان کو دیکھ کر حملہ نہ کریں اور فرقہ شیعہ وچکڑالوی ونیچری ومیرزائی وغیرہ اسلام پر ہنسی نہ اڑائیں۔ (فتاوی انوار شریعت، ج ا،ص ۵۰۶)

شرم کرو رضاخانیو!! تم کو اپنے اکابر کی یہ گستاخیاں نظر نہیں آتی۔۔۔؟؟؟ اگر غیرت ایمانی ہے تو بتاؤ کہ نظام الدین ملتانی پر لعنت بھیج کر اس کے خلاف کب ویڈیو بناؤ گے؟؟؟۔۔ہم رضاخانیوں کے جواب کے منتظر رہیں گے۔۔۔رضاخانیوں کے دجل وفریب سے آگاہ رہنے کیلئے ہمارے چینلز اور سائٹ کا مطالعہ جاری رکھیں۔

www.RazaKhaniMazhab.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ
ہزارہا فقہی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ
مجموعۃ الفتاویٰ
المعروف بہ
انوارِ شریعت
حصہ اول تا ہشتم
جلد اول
از افادات
مجددِ اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ
مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب قدس سرہ
مرتبہ
مولانا مفتی محمد اسلم قادری رضوی علوی
سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

جانتے ہیں چنانچہ بوئے غسلین صفحہ ۷ و ۸ میں لکھا ہے کہ ان کتابوں کو جلا دینا چاہیے کیونکہ ان کے پڑھنے سے ایمان خارج ہو جاتا ہے، جواب دو اجر ملے گا ؟

الجواب : امام بخاری کی عداوت اس لئے امام صاحب کے ساتھ ہوئی اور ۲۴ جگہ بخاری میں حقارت سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بعض الناس سے یاد کیا کہ امام ابو حفص کبیر بخاری شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تھے انہوں نے امام بخاری کو فتویٰ دینے سے منع کیا اور کہا کہ تم فتویٰ دینے کے قابل نہیں چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امام بخاری نے لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر لڑکی اور لڑکا مل کر ایک بکری یا گائے کا دودھ پی لیں تو ان میں حرمت رضاع ثابت ہو جائے گی یا نہ اسی وقت لوگوں نے اس کو ملک بخارا سے نکال دیا اور اسی بناء پر بخاری کے دل میں ایک ذاتی قسم کی عداوت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اور ان کے متبعین کے ساتھ ہوگئی چنانچہ نمونہ خروارے وہ کلمات درج کئے جاتے ہیں جو کہ امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے حق میں انہوں نے لکھے ہیں۔ زندیق، مرجیہ، رائی المذہب، بعض الناس، فسادی، شرارتی، باغی۔

(نقل از تاریخ صغیر للبخاری و بنارسی و اصناف

اور اس لئے اس مقام پر علامہ عینی عمدۃ القاری جزو رابع صفحہ ۴۵۴ میں لکھا ہے :

" ان ابن التین لما وقف علی ما قالہ البخاری فی تاریخہ فی حق ابی حنیفة مما لاینبغی ان یذکر فی حق من اطراف الناس فضلا ان یقال فی حق امام ھو احد ارکان الدین "

یعنی بخاری نے اپنی تاریخ میں امام ابو حنیفہ کے حق میں جو کلمات لکھے ہیں وہ ایسے ہیں جو کسی ادنیٰ آدمی کے حق میں بھی لکھے جانے کے لائق نہیں چہ جائیکہ ایک ایسے امام کی نسبت لکھے جائیں جو ایک رکن ہو ارکان دین میں سے اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے علیٰ جرح البخاری صفحہ ۶۰ میں لکھا ہے کہ یہ کوئی بڑی تعجب کی بات نہیں ہے بلکہ امام بخاری نے تو صحابہ کرام رسول علیہ السلام کی سخت توہین کی ہے وھو ہذا:

" باب قول الرجل للرجل اخساء "

(بخاری مطبوعہ احمدی صفحہ

یعنی یہ باب ہے قول رجل کا واسطے رجل کے اخساء پس یہاں پر رجل اول سے محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور رجل دوم سے مراد ابن صیاد ہے:

" باب قول الرجل مرحبا "

یعنی یہ باب قول الرجل مرحبا یعنی یہ باب ہے قول رجل کا مرحبا۔

(بخاری مطبوعہ ایضاً صفحہ

اس جگہ بھی رجل سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ سوم باب " ما جاء فی قول الرجل ویلک " یعنی یہ باب

ہے قول میں رجل کے وملک بخاری مطبوعہ صفحہ ۹۱۰ یہاں بھی رجل سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

" باب قول الرجل لشی لیس بشی " بخاری مطبوعہ صفحہ ۹۱۷ اس مقام پر بھی رجل سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں پس اب دیکھئے کہ بخاری کی متعدد جگہوں میں رسول مقبول ﷺ کی شان میں لفظ رسول اللہ ﷺ نہ کہا بلکہ بجائے اس کے لفظ رجل کا جو کہ عوام الناس کے حق میں بولا جاتا ہے کس کشادہ پیشانی سے بے دھڑک استعمال کیا گیا ہے کہ جو ہر حال میں سخت افسوس کے قابل ہے بخاری پرست سب جو رسول اللہ ﷺ کو مثل اپنے ایک آدمی جانتے ہیں اس کا ماخذ بھی کتاب بخاری ہو تو تعجب نہیں ہے الخ اور یہ جو عبدالجلیل نے لکھا ہے کہ تمام کتب فقہ کہ جلا دینا چاہیے کیونکہ ان کے پڑھنے سے ایمان خارج ہو جاتا ہے و کتب فقہ میں تغایر اسمی ہے مسمیٰ ایک ہی ہے پس جو شخص کتب فقہ کا منکر ہے وہ فی الحقیقت قرآن مجید و حدیث شریف کا منکر ہے اور جو قرآن و حدیث شریف و فقہ کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور حدیث مشکوٰۃ میں ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے و فریضہ عادلہ یعنی فقہ شریف اور علم فقہ کی خود حضور علیہ السلام نے بایں طور تعریف فرمائی ہے :

" من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین وانما انا قاسمٌ واللہ یعطی "

(نقل از بخاری و مسلم)

کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ خیر دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں تفقہ دے دیتا ہے اور قرآن مجید بھی اس پر شاہد ہے:

﴿ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴾

اور خود امام بخاری نے فقہ حضرت حمید کے آگے دو زانو ہو کر سیکھی اگر فقہ پڑھنی حرام ہوتی تو پھر امام بخاری وغیرہ محدثین کیوں پڑھتے اور کتابیں فقہ کی کیوں تصنیف فرماتے اور اگر کتب فقہ میں بقول فرقہ نجدیہ وہابیہ نعوذ باللہ گندگی بھری ہوئی ہے تو ذرا مہربانی فرما کر بیان کریں کہ بدون کتاب اللہ کے کونسی کتاب علم حدیث میں ہے جس میں حدیثیں بناوٹی اور نامعقول باتیں درج نہیں اگر کہو کہ صحاح ستہ میں سے بخاری شریف اعلیٰ کتاب بعد کتاب اللہ قابل عمل ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ بات بالکل لغو اور بناوٹی ہے کیونکہ اس مجموعہ بخاری کی حدیثوں کی صحت پر کسی زمانہ میں کسی محدث کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ ہی تمام حدیثیں نقل کی ہیں جن کی باتوں پر اعتماد کرنا منع ہے اور اس کا مجملاً ذکر جلد گزر چکا ہے اور بوئے غلسین کے رد میں جرعہ غسلین در حلقِ غیر مقلدین مع (۱) اغلاط البخاری بھی تیار کر دی گئی ہے اور یہاں صرف چند حدیثیں برائے تسکین خاطر ناظرین کے درج کر دیتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ یہ بخاری مقبول فرقہ نجدیہ کے قابل ہیں وھو ہذا :

" حدثنا نعیم بن حمادٍ حدثنا حشیمٍ عن حصین عن عمرو بن میمون قال رأیت فی الجاھلیۃ قردۃً اجتمع علیھا قردۃ قد زنت فرجموھا فرجمت ھنا معھم "

(پارہ ۱۵ باب قسامۃ فی الجاھلیۃ)
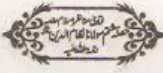
ہے اور یہ غلطی کیسی بخاری سے فاش ظاہر ہوئی دیکھو ترمذی وابوداؤد ونسائی میں کہ اس کے برعکس حدیثیں مذکور ہیں جو کہ وطی فی الدبر کی حرمت پر شاہد ہیں۔

حدیث نمبر ۵: انه قال یارسول الله اذا جامع الرجل امرأته' فلم ینزل قال یغسل ما مس المرأة ثم یتوضأ ویصلی قال ابو عبدالله الغسل احوط "

یعنی ابی ابن کعب سے مروی ہے کہ کہا اس نے یارسول اللہ ﷺ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور اس کو انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا اپنے سر کو دھوئے وضو کرلے پھر نماز پڑھ لے......الخ۔

(باب غسل "ما یصیب من فرج المرأة" صفحہ ۴۳ پ ۲)

ناظرین فرمائیے کہ یہ حدیث قابل عمل ہے اور اس پر اجماع صحابہ کا ہے ہرگز نہیں ہاں شاید غیر مقلد اس پر عمل کرتے ہوں گے اگر کرتے ہیں تو بتلائیں۔

حدیث نمبر ۶: عن النبی ﷺ قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب "

ابو ہریرہ سے ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ بولا۔

(بخاری باب ایضاً)

﴿ وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴾

اور اسی باب میں ہے فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے:

"لا تفضلوا بین انبیآءِ الله"

پس ان ہر دو حدیث کا یہ مطلب ہے کہ کسی نبی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دی جائے اگر کوئی شخص کسی نبی کو یونس بن متی پر فضیلت دے گا وہ کاذب ہے کیا غیر مقلدین صاحب ایمان سے بیان کریں کہ رسول اللہ ﷺ یونس بن متی سے بہتر اور افضل ہیں یا نہیں۔

حدیث نمبر ۷: بخاری "باب البول قائماً او قاعداً" میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکور ہے:

" ان النبی صلی امام علیه وسلم سباط قومٍ فبال قائما ثم دعا بماءٍ جئت بماءٍ فتوضأ "

یعنی آئے نبی کریم ﷺ قوم کے خاکروب پر پس پیشاب کیا آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پھر پانی طلب فرمایا میں حضرت کی خدمت میں پانی لایا تو آپ نے وضو کیا۔ پس یہ حدیث کئی وجہ سے خلاف عقل کے ہے کیونکہ یہ شان وامامات و اخلاق بلوئی کے بالکل خلاف ہے کہ ایک ایسے شان والا نبی لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے اور بعد کے باتیں کرے اور اس بات کا خیال بھی نہ کرے کہ پاؤں پر قطرات پڑیں گے اور لوگ کیا کہیں گے اور ایک حدیث میں ہے کہ زمانہ

رسول اللہ ﷺ کے مسجد نبوی میں ہمیشہ کتے آتے جاتے تھے تو اصحاب رسول اللہ ﷺ وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے اور اس حدیث کی شرح میں علامہ عینی نے لکھا ہے :

" احتج به البخاری علی طهارة بول الکلاب "

یعنی حجت پکڑی ہے اس حدیث سے بخاری نے اوپر پاک ہونے پیشاب کتے کے۔

(بخاری جلد اول مطبوعہ احمدی ص ۲۹)

اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے پیالہ پانی منگوایا پس اسی پیالہ میں ہاتھ منہ دھویا اور کلی ڈالی۔

(بخاری سپارہ اول صفحہ ۸۳)

اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

" دعا لقدحٍ فیه ماءٌ فغسل یدیه و وجهه' فیه و مج فیهِ...... الخ "

کیا ناظرین انصاف فرمایئے کہ اسی پیالہ میں منہ دھونا اور اسی میں کلی ڈالنا یہ امر عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ ایسا کریں اور لوگوں کو تعلیم دیں ہر گز نہیں اور علاوہ ان باتوں کے ایک اور عجیب قصہ ہے جو کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری سے مؤلفہ جرح البخاری و اخبار اہل فقہ نے بندر کی کہانی کی تائید پر نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ ایک گھوڑے کو ایک گھوڑی سے جو اس کی ماں تھی ملانے کے لئے لے گئے تو گھوڑے نے توجہ نہ کی کیونکہ وہ گھوڑی اس کی ماں تھی پھر یہ تجویز کی گئی کہ گھوڑی پر پردہ ڈالا گیا تا کہ گھوڑا اس کو پہچان نہ سکے مگر جب گھوڑے نے اس پر جست کی تو سونگھنے سے اس کو معلوم ہو گیا کہ ماں ہے پس اس گھوڑے نے اپنے منہ سے اپنے عضو مخصوص کو کاٹ ڈالا، اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جب گھوڑے میں اتنی تمیز ہے کہ اپنی ماں پر جست نہیں کرتا تو بندر تو بہ نسبت گھوڑے کے زیادہ سمجھدار ہے اگر بندروں نے کسی بندر یا کو زنا کی سزا میں رجم کر دیا تو کوئی تعجب نہیں...... الخ۔

ناظرین یہاں بھی غور فرمائیں اور وہابیوں سے دریافت کریں کہ کیا بندروں میں بھی کوئی قاضی ہے اور ان میں نکاح وطلاق کا قاعدہ مقرر ہے اور گھوڑے میں یہ تمیز ہے اور گھوڑے کا منہ عضو مخصوص تک بھی پہنچ سکتا ہے ہر گز نہیں۔

(حل مشکلات بخاری صفحہ ۲۹ جلد اول)

پس اب غیر مقلد مؤلف بوئے غسلین فرمائیں کیا یہ باتیں بخاری کی قابل تسلیم و لائق تعمیل و مطابق قرآن مجید و اقوال جمہور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ہیں ہر گز نہیں اگر ہیں تو جواب دیں ورنہ تم بخاری وغیرہ کتب حدیث صحاح ستہ کو ضائع کر دو تا کہ غیر مذاہب ان کو دیکھ کر حملہ نہ کریں اور فرقہ شیعہ و چکڑالوی و نیچری و میرزائی وغیرہ اسلام پر ہنسی نہ اڑائیں، فقط۔

فافهم ولا تعجل

سوال : مولوی عبد الجبار صاحب امرتسری کے کیسے خیال تھے کیونکہ اکثر لوگ ان کو اچھا سمجھتے ہیں انصاف سے جواب دو ؟

السائل مولوی جلال الدین موحی والا ضلع فیروز پور